ازعدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 9 اگست 2000

سٹیٹ آف آندھرا پردیش

بنام

پولامالاراجو@راجاراؤ

[ڈاکٹر اے ایس آنند، چیف جسٹس، آر سی لاہوٹی اور کے جی بالا کرشنن، جسٹس صاحبان]

مجموعہ تعزیرات بھارت-دفعہ 376(2)-5 سال کی بچی کے ساتھ عصمت دری-ملزم کو سیشن عدالت نے مجرم قرار دیا اور 10 سال قید بامشقت کی سزا سنائی-عدالت عالیہ نے سزا کی تصدیق کی- سزا کو 5 سال قید بامشقت تک کم کرنا-کوئی خاص یا مناسب وجوہات نہیں دکھائی گئیں-قرار دیا گیا، عقل کے مناسب اطلاق کے بغیر سزا کو کم نہیں کیا جا سکتا ہے-

مشق اور طریقہ کار-ایسی درخواست کہ جیل کی سزا کی جگہ جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے-وقت کے طویل وقفے کی وجہ سے-کوئی کم کرنے والے حالات نہیں دکھائے گئے-قرار دیا گیا، ایسے معاملات میں اجازت نہیں دی جا سکتی-

علم السجون-عصمت دری کے جرم میں سزا-

مدعا علیہ پر 5 سالہ بچی کے ساتھ عصمت دری کرنے کے جرم میں مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ سیشن جج نے مدعا علیہ کو مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376 کے تحت مجرم قرار دیا اور 10 سال قید بامشقت اور جرمانے کی سزا سنائی، اور جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر ایک ہفتے کے لیے سادہ قید کی سزا سنائی۔ مدعا علیہ کی طرف سے دائر اپیل پر، عدالت عالیہ کے سنگل جج نے سزا کی تصدیق کی لیکن سزا کی مدت کو کم کر کے 5 سال کر دیا۔

ریاست کی طرف سے سزا میں کمی کے خلاف اس عدالت میں اپیل میں، رفیق عدالت نے پیش کیا کہ جرم کے وقوع پذیر ہونے کی تاریخ سے بعد میں گزرا ہوا طویل عرصہ اور امکان ہے کہ متاثرہ اور ملزم اپنی زندگی میں آباد ہو چکے ہوں، اس صورت میں جیل کی سزا کے بجائے جرمانہ عائد کیا جائے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

حکم ہوا کہ: 1. سزا سنانے والی عدالت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ سزا کے سوال سے متعلق تمام متعلقہ حقائق اور حالات پر غور کرے اور جرم کی سنگینی کے مطابق سزا سنائے۔ سزا سنانے والی عدالت کو معاشرے کی طرف سے انصاف کے لیے بلند آواز سننی چاہیے اور خاص طور پر، معصوم بے بس بچوں کی عصمت دری کے گھناؤنے جرم کے معاملات میں، جیسا کہ اس معاملے میں، جرم کا شکار ہونے والے کو مناسب سزا دے کر جواب دینا چاہیے۔[332 F-G]

2. حکم نامے میں کوئی وجوہات نہیں ہیں، بہت کم "خصوصی یا مناسب وجوہات"۔ عقل کے مناسب استعمال کے بغیر جملے کو میکانی انداز میں کم کیا گیا ہے۔ دفعہ 376(2) مجموعہ تعزیرات بھارت کی توضیعات عدالت کی ذہن میں بالکل موجود نہیں تھیں۔[333 B]

ریاست اے پی بنام بیدم سندر راؤ، [1995]6 ایس سی سی 230 اور ریاست کرناٹکا بنام کرشنا پا، [2000]4 ایس سی سی 75، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

3. ریکارڈ پر کوئی توسیع یا تخفیف کرنے والے حالات دستیاب نہیں ہیں جو مدعا علیہ پر پہلے سے مقرر کردہ کم از کم سے کم سزا کے نفاذ کا جواز پیش کر سکتے ہیں۔ اس طرح کے معاملے میں رحم کا مظاہرہ کرنا انصاف کا مذاق ہوگا۔ مقررہ کم از کم سے کم سزا عائد کرنے کی کوئی وجوہات، ریکارڈ پر بہت کم کافی اور مناسب وجوہات دستیاب نہیں ہیں۔ جہاں تک عدالتی ضمیر کا تعلق ہے، قانون سازی کے مینڈیٹ کے خلاف جانے اور اس سے کم سزا دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔[334 E; 335 A]

4. عدالت عالیہ، کیس کے حقائق اور حالات میں، ٹرائل عدالت کے ذریعے صوابدید کے مناسب استعمال میں مداخلت کرنا بالکل جائز نہیں تھا۔ جہاں تک سزا میں کمی کا تعلق ہے، ہائی عدالت کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل عدالت کی طرف سے عائد 10 سال آر۔ آئی کی سزا کو بحال کیا جاتا ہے۔ بقیہ سزا سے گزرنے کے لیے مدعا علیہ کو حراست میں لیا جائے گا۔[334 G]

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 629، سال 1996۔

فوجداری اپیل نمبر 341، سال 1986 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 25.9.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے گنٹور پربھاکر اور محترمہ ٹی انامیکا۔

جواب دہندہ کے لیے اے ایس پنڈیر (اے سی)۔

عدالت کا فیصلہ سنایا گیا:

جواب دہندہ نے 4 جنوری 1985 کو تقریباً 2 بجے پانچ سال کی ایک چھوٹی سی لڑکی کے ساتھ بد تمیزی کی۔00 بجے اس کی بے بس حالت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے۔

مدعاعلیہ استغاثہ کے گھر کے بالکل سامنے رہنے والے پڑوسی پر استغاثہ کے والد کی طرف سے درج کی گئی FIR پر مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376 کے تحت جرم کا مقدمہ چلایا گیا۔ مدعاعلیہ کے بذریعے جرم کے ارتکاب کے حوالے سے استغاثہ کے بیان، جیسا کہ اس کی والدہ کے بذریعے عدالت میں بیان کیا گیا ہے، گواہ استغاثہ 1 کو طبّی شواہد اور کیس میں پیش کردہ دیگر شواہد سے کافی تصدیق ملی۔ ہم اس معاملے کے استغاثہ کے ورژن کو نہیں دہرا رہے ہیں یا اس معاملے میں پیش کیے گئے ثبوتوں کا خلاصہ اس وجہ سے نہیں دہرا رہے ہیں کہ مغربی گوداوری کے فاضل اسسٹنٹ سیشن جج نے 9 ستمبر 1985 کے حکم کے تحت سزا دہی اور سزا کے سوال پر ثبوت ریکارڈ کرنے اور فریقین کو سننے کے بعد مدعاعلیہ کو مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376 کے تحت جرم کے لئے مجرم قرار دیا۔ مدعاعلیہ کے کردار، طرز عمل اور پس منظر سے متعلق ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر کی رپورٹ کو مد نظر رکھنے کے بعد، ٹرائل عدالت نے 10 سال قید بامشقت کی سزا اور مذکورہ جرم کے لئے 10 روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی کی صورت میں ایک ہفتے کی سادہ قید۔ مجرم نے اپنی سزا دہی اور سزا کو چیلنج کرتے ہوئے ایک اپیل دائر کی، جس کی سماعت آندھرا پردیش کی عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج نے 15 ستمبر 1987 کے فیصلے کے ذریعے کی۔ 'ٹرائل عدالت کے ذریعے اخذ کردہ نتائج سے مکمل طور پر اتفاق کیا اور مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376 کے تحت مدعاعلیہ کی سزا کی تصدیق کی۔ تاہم جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر جرمانے اور قید کی سزا کو برقرار رکھتے ہوئے سزا کو کم کرکے پانچ سال قید بامشقت کر دیا گیا۔

مدعاعلیہ نے اپنی سزا دہی اور سزا کو چیلنج کرنے والی کوئی اپیل دائر نہیں کی ہے۔

ریاست عدالت عالیہ کی طرف سے مدعاعلیہ کی سزا میں کمی کے خلاف اپیل کر رہی ہے۔

ہم نے فریقین کے فاضل وکیل کی مدد سے ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔ ہماری رائے میں، ٹرائل عدالت اور عدالت عالیہ دونوں نے مدعاعلیہ کو مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376 کے تحت جرم کی سزا سنانے میں جواز پیش کیا کیونکہ استغاثہ نے ٹھوس اور قابل اعتماد شواہد کے بذریعے مدعاعلیہ کے خلاف اپنا مقدمہ معقول شک سے بالاتر قائم کیا ہے۔ ہم، اس کے مطابق، مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376 کے تحت جرم کے لیے مدعاعلیہ کی سزا کی بھی تصدیق کرتے ہیں۔

مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376 کے تحت کسی جرم کے لیے سزا کو 10 سال قید بامشقت سے کم کرکے 5 سال قید بامشقت کرکے ٹرائل عدالت کی صوابدید میں مداخلت کرنا کیا عدالت عالیہ کے لیے جائز تھا؟ یہ واحد سوال ہے جس پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے؟

مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376(2) اس طرح پڑھتی ہے:

"376 عصمت دری کی سزا-(1)*   *

(2) جو بھی ہو،

(a)-(e)*********

(f) بارہ سال سے کم عمر کی عورت کے ساتھ عصمت دری کا ارتکاب کرتا ہے یا

(g)*********

اسے ایسی مدت کے لیے قید بامشقت کی سزا دی جائے گی جو دس سال سے کم نہ ہو لیکن جو عمر بھر کے لیے ہو اور جرمانے کا بھی ذمہ دار ہو:

بشرطیکہ عدالت، فیصلے میں مذکور مناسب اور خصوصی وجوہات کی بنا پر، دس سال سے کم کی مدت کے لیے دونوں میں سے کسی ایک کی قید کی سزا عائد کر سکتی ہے۔

فوری مقدمے میں استغاثہ کی عمر تسلیم شدہ طور پر متعلقہ وقت پر پانچ سال تھی۔ دفعہ 376(2) مجموعہ تعزیرات بھارت کے تحت عام سزا جس معاملے میں 12 سال سے کم عمر کے بچے کے ساتھ عصمت دری کا ارتکاب کیا جاتا ہے، '10 سال قید بامشقت سے کم نہیں ہے۔' ایک اظہار جو فطرت میں قبل از وقت ہے۔ جب معاملہ شق کے تحت آتا ہے تو عدالت عالیاں اس قانون سازی کے مینڈیٹ کا احترام کرنے کی پابند ہوتی ہیں۔ دفعہ 376 (2) مجموعہ تعزیرات بھارت کی شق، تاہم یہ بتاتی ہے کہ غیر معمولی معاملات میں، "خصوصی اور مناسب وجوہات کی بنا پر" 10 سال قید بامشقت سے کم کی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔ یہ شرط، ہماری رائے میں، تب ہی عمل میں آئے گی جب کسی معاملے میں "مناسب اور خصوصی وجوہات" دستیاب ہوں۔ ان وجوہات کو حکم/فیصلے میں ہی ظاہر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اپیلٹ فورم یہ جاننے کی حیثیت میں ہو کہ ایکٹ کے تحت مقرر کردہ کم سے کم سزا دینے میں عدالت کا کیا وزن ہے۔

ہماری رائے ہے کہ سزا سنانے والی عدالت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ سزا کے سوال سے متعلق تمام متعلقہ حقائق اور حالات پر غور کرے اور جرم کی سنگینی کے مطابق سزا عائد کرے۔ سزا سنانے والی عدالت کو معاشرے کی طرف سے اور خاص طور پر بے گناہ بے سہارا بچوں کی عصمت دری کے گھناؤنے جرم کے معاملات میں انصاف کے لیے بلند آواز سننی چاہیے، جیسا کہ اس معاملے میں جرم کا شکار ہونے والے کو مناسب سزا دے کر جواب دینا چاہیے۔

موجودہ معاملے میں، عدالت عالیہ کی طرف سے فوری معاملے میں سزا کو کم از کم 10 سال سے کم کرنے کی وجوہات فیصلے کے آخری پیراگراف میں موجود ہیں جس میں کہا گیا ہے:

"میں فاضل اسسٹنٹ سیشن جج کے نتائج سے مکمل طور پر متفق ہوں۔ میں اس کے مطابق نیچے دی گئی عدالت کی طرف سے دی گئی سزا کی تصدیق کرتا ہوں۔ لیکن مقدمے کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، مندرجہ ذیل عدالت کی طرف سے عائد دس سال قید بامشقت کی سزا کو کم کر کے پانچ سال قید بامشقت کر دیا گیا ہے اور 10 روپے جرمانے کی سزا برقرار رہے گی۔"

(ہمارے پر زور دیں)

کم سے کم کہنے کے لیے، حکم میں کوئی وجوہات نہیں ہیں، بہت کم "خاص یا مناسب وجوہات"۔ عقل کے مناسب استعمال کے بغیر جملے کو میکانی انداز میں کم کیا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376(2) کی توضیعات عدالت کے ذہن میں بالکل موجود نہیں تھیں۔ اس عدالت نے بار بار ماتحت عدالت عالیان کی توجہ اس حساسیت کی طرف مبذول کرائی ہے جو تمام مقدمات سے نمٹنے کے لیے عدالت لیے ضروری ہے اور خاص طور پر خواتین کے خلاف جرائم سے متعلق مقدمات میں۔ ریاست آندھرا پردیش بنام بیدم سندر راؤ، [1995] 6 ایس سی سی 230 میں، اس عدالت نے کہا:

> "حالیہ برسوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ خواتین کے خلاف جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ جرائم معاشرے کے انسانی وقار کی توہین ہیں۔ انتہائی ناکافی سزا کا نفاذ اور خاص طور پر مقننہ کے مینڈیٹ کے خلاف نہ صرف خاص طور پر جرم کا شکار ہونے والے اور عام طور پر پورے معاشرے کے ساتھ ناانصاف ہے بلکہ بعض اوقات مجرم کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔ سزا دیتے وقت عدالت عالیان کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ مناسب سزا دیں تاکہ ایسے مجرموں کے خلاف انصاف کے لیے معاشرے کے مطالبے کا جواب دیا جا سکے۔ جرم سے عوامی نفرت کو سزا کے پیمانے میں عدالت کے فیصلے کے بذریعے غور و فکر کی ضرورت ہے۔ عدالت عالیان کو مناسب سزا کے نفاذ پر غور کرتے ہوئے نہ صرف مجرم کے حقوق بلکہ جرم کا شکار ہونے والے افراد اور بڑے پیمانے پر معاشرے کے حقوق کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے۔ ایک بے بس 13/14 سال کی بچی کے ساتھ عصمت دری کا ارتکاب کرنے کا گھناؤنا جرم ہمارے عدالتی ضمیر کو ہلا دیتا ہے۔ یہ جرم غیر انسانی تھا۔"

(ہمارے پر زور دیں)

ایک بار پھر، ریاست کرناٹکا بنام کرشناپا، [2000] 4 ایس سی سی 75 کے معاملے میں، اس عدالت نے نشاندہی کی کہ عصمت دری محض ایک جسمانی حملہ نہیں ہے، یہ ایک ایسا جرم ہے جو جرم کا شکار ہونے والی پوری شخصیت کے لیے تباہ

کن ہے اور عدالت عالیان کے کندھوں پر عصمت دری کے الزامات پر ملزم پر مقدمہ چلاتے وقت ایک بڑی ذمہ داری ہے اور اس طرح کے مقدمات کو انتہائی حساسیت کے ساتھ نمٹنا چاہیے۔ ایسے معاملات میں سزا کی عدم حیثیت کا حوالہ دیتے ہوئے، یہ رائے دی گئی:

> "عصمت دری کے معاملے میں سزا کا پیمانہ ملزم کی متاثرہ کی سماجی حیثیت پر منحصر نہیں ہو سکتا۔ اس کا انحصار ملزم کے طرز عمل، جنسی زیادتی کا نشانہ بننے والی خاتون کی حالت اور عمر اور مجرمانہ فعل کی سنگینی پر ہونا چاہیے۔ خواتین پر تشدد کے جرائم سے سختی سے نمٹنے کی ضرورت ہے۔ ملزم یا متاثرہ کی سماجی واقتصادی حیثیت، مذہب، نسل، ذات یا عقیدہ سزا دینے کی پالیسی میں غیر متعلقہ تحفظات ہیں۔ معاشرے کا تحفظ اور مجرم کو روکنا قانون کا واضح مقصد ہے اور اسے مناسب سزا دے کر حاصل کرنا ضروری ہے۔ سزا سنانے والی عدالت عالیان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ سزا کے سوال سے متعلق تمام متعلقہ حقائق اور حالات پر غور کریں اور جرم کی سنگینی کے مطابق سزا عائد کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔"

(زور دیا گیا)

فوری صورت میں۔ ہم نے ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔ ہم نے سزا میں کمی کی "وجوہات" کو دیکھا ہے۔ ہم اس طریقے سے ناخوش ہیں جس میں سزا کو قانونی کم از کم 10 سال قید بامشقت سے کم کر کے 5 سال قید بامشقت کر دیا گیا ہے۔

ہم نے مدعاعلیہ کی جانب سے فاضل رفیق عدالت کی طرف سے اٹھائی گئی عرضی پر مناسب غور کیا ہے کہ یہ ایک پرانا مقدمہ ہونے کی وجہ سے عدالت عالیہ کے حکم میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جمع کرانے سے اتفاق کرنے کے لیے خود کو قائل کرنے سے قاصر ہیں۔ ہمیں ریکارڈ پر کوئی ایسے بڑھاوا دینے والے یا کم کرنے والے حالات دستیاب نہیں ملتے جو مدعاعلیہ پر مقررہ کم از کم سے کم سزا کے نفاذ کا جواز پیش کر سکیں۔ اس طرح کے معاملے میں رحم کا مظاہرہ کرنا انصاف کا مذاق ہوگا۔ مقررہ کم از کم سے کم سزا عائد کرنے کی کوئی وجوہات، ریکارڈ پر بہت کم کافی اور مناسب وجوہات دستیاب نہیں ہیں۔

عدالت عالیہ، کیس کے حقائق اور حالات میں ٹرائل عدالت کے ذریعے صوابدید کے مناسب استعمال میں مداخلت کرنا بالکل جائز نہیں تھا۔ لہذا، جہاں تک سزا میں کمی کا تعلق ہے، ہم عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ٹرائل عدالت کی طرف سے عائد 10 سال قید بامشقت کی سزا کو بحال کرتے ہیں۔ بقیہ سزا سے گزرنے کے لیے مدعاعلیہ کو حراست میں لیا جائے گا۔

فاضل رفیق عدالت نے آخر میں پیش کیا کہ جرم کی تاریخ کے بعد طویل وقت گزر جانے کی وجہ سے اور اس امکان کی وجہ سے کہ استغاثہ، اور مدعا علیہ بھی، ان کارروائیوں کے التواء کے دوران شادی کر کے زندگی میں آباد ہو گیا ہو، سزا کے بجائے جرمانہ عائد کیا جائے۔ ہم متفق نہیں ہو سکتے۔ یہ عوامل ایگزیکٹو یا آئینی حکام کی طرف سے غور کے لیے متعلقہ ہو سکتے ہیں اگر انہوں نے اس طرح سے رجوع کیے جانے پر سزا کو معاف کرنے کا انتخاب کیا، جیسا کہ کمل کشور بنام اسٹیٹ آف ایچ پی، [2000] 4 ایس سی سی 502، پی۔ 25 کیس (سپرا)، لیکن جہاں تک ہمارے عدالتی ضمیر کا تعلق ہے، ہمیں قانون سازی کے مینڈیٹ کے خلاف جانے اور اس سے کم سزا دینے کی کوئی وجہ نہیں ملتی ہے۔

اپیل کامیاب ہو جاتی ہے اور مندرجہ بالا شرائط میں اس کی اجازت ہے۔

وی۔ایم۔ **اپیل کی منظوری دی گئی۔**

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document